باب۔۱۰

تمہید

فص ہودیہ

فص ہودیہ کی شرح کرنے سے پہلے میں چند امور بیان کر دیتا ہوں جن کے سمجھنے سے اس فص کی شرح میں بڑی سہولت ہوگی۔

یہ ظاہر ہے کہ ہر شئے ہر چیز کا عینِ ثابتہ، جو معلوم الٰہی ہے اور ہر شئے کی حقیقتِ خاصہ ہے، ایک دوسرے سے ممتاز ہے۔ ورنہ عالم کی یہ رنگارنگی و بوقلمونی نہ رہے گی۔ یہ بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ جزئی حقیقت پر جزئی تجلی، اور کلّی حقیقت پر کلّی تجلی ہوتی ہے۔ (یہ) ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حقیقتِ شئے کچھ اور ہو اور تجلی کچھ اور قسم کی ہو۔ صوفیہ کے محاورے میں تجلی کو رب اور عینِ ثابتہ کو مربوب کہتے ہیں۔ کلّی طور سے ازل سے ابد تک تمام عالم پر جو تجلی ہے اس کو ربُّ الارباب کہتے ہیں۔ غرض یہ کہ رب و مربوب میں تلازم، توافق اور تناسب ہے (یعنی وہ مربوط، مطابق اور ایک دوسرے کے لیے موزوں ہیں)۔ جب عینِ ثابتہ پر تجلیِ حق ہوتی ہے تو عینِ ثابت، عالم خارج میں (یعنی) دنیا میں نمایاں ہوتا ہے۔ موجود فی الخارج ہوتا ہے اور عینِ موجودہ یا عینِ خارجی یا صرف عین کہلاتا ہے۔ چوں کہ ہر شئے دوسری شئے سے مغائر (مختلف) ہے لہٰذا ایک شئے کو موجود کرنے والی تجلی بھی دوسری شئے کو موجود کرنے والی تجلی سے مغائر ہے۔ خوب یاد رکھو کہ یہ تجلیات اعیانِ ثابتہ اور ذات و اسماے الٰہیہ کے درمیان نسبتیں ہیں۔ مختلف ذوات نہیں ہیں۔ یہی تو کفار کی سمجھ میں نہیں آیا اور وہ کہنے لگے، أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَـٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَـٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ، (یعنی) کیا سب دیوتاؤں کو انھوں نے ایک ہی خدا بنا دیا، یہ تو بڑی عجیب شئے ہے، (ص:۵)۔ اور سینکڑوں دیوتاؤں کے قائل ہوگئے۔ العیاذ باللہ (اللہ کی پناہ)۔ ہر حال ہر عینِ ثابتہ کو اس کے رب سے مناسبت ہے جو دوسرے عین کے رب سے نہیں ہے۔ اسی طرح ہر رب کو یعنی تجلیِ خاص کو اس کے مربوب یعنی عین سے جو مناسبت ہے وہ دوسرے کے عین اور دوسری تجلی کے مربوب سے نہیں ہے۔ یہی معنیٰ ہیں اس قول کے کہ ہر مربوب اپنے رب کے پاس مرضی ہے۔

گو دوسرے مربوب کے پاس مقبول نہ ہو۔ پس مربوبِ ضال یعنی گمراہ، شانِ مضل کا مقبول و مرضی (یعنی پسندیدہ) ہے، گو شانِ ہادی کے پاس مقبول نہ ہو۔

اس تقریر پر، اپنے رب کے پاس ہر شئے مقبول ہی مقبول ہے۔ مگر عام طور سے مرضی و مقبول اس بندے کو کہتے ہیں جس میں خیرِ کثیر ہو۔ جس سے اکثر اسماے الٰہیہ نمایاں ہوں۔ اسی طرح صراطِ مستقیم وہ ہے جو خیر کثیر پر مشتمل ہو۔ گو کہ ہر ایک کا راستہ جدا ہے۔ اس کی حقیقت کے اقتضاءات جدا ہیں۔ اس پر ہونے والی تجلی کے آثار جدا ہیں۔ (چناں چہ) جو کچھ ہو رہا ہے بالکل درست، حق (اور) حکمت کے اقتضا کے مطابق ہو رہا ہے۔

Siddiqui Publications